مرآۃ المناجیح

اردو ترجمہ و شرح

مشکوٰۃ المصابیح

مصنف

جلد (اول)

حکیم الامت مولانا مفتی احمد یار خان نعیمی بدایونی

نعیمی کتب خانہ گجرات

۲؎ اس عبارت میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں،ہر چیز میں رب سے عرض معروض کرنے کی طاقت ہے قرآن کریم فرماتا ہے:"اِنۡ مِّنۡ شَیۡءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمۡدِہٖ"حضور کے فراق میں لکڑیاں روئی ہیں اور آپ سے لکڑی اور پتھروں نے گفتگو کی ہے۔

۳؎ ہوچکا فرمانا اپنے زمانۂ پاک کے لحاظ سے ہے،تحریر کے وقت کوئی نہ ہوچکا تھا،ہر چیز مستقبل تھی۔ہمیشہ سے مراد قیامت تک کے واقعات ہیں جو متناہی ہیں مابعد قیامت غیر متناہی،جیسا کہ عبداللہ ابن عباس کی روایت میں ہے یہ تحریر لوح محفوظ پر"ن"دوات سے ہوئی،اس قلم دوات کی حقیقت رب العزت ہی جانتا ہے،یہ لکھنا رب کے اپنے یاد رکھنے کے لیے نہ تھا،بلکہ ان مقبولوں کو بتانے کے لیے تھا جن کی نگاہ لوح محفوظ پر ہے۔جیسا کہ ہم پہلے عرض کرچکے ہیں اس سے اولیاء اورانبیاء کا علم غیب ثابت ہوتا ہے۔

[17] - 95

وَعَن مُسلم بن يسَار قَالَ سُئِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنْ هَذِهِ الْآيَةِ (وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ) قَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يسْأَل عَنْهَا فَقَالَ: «خلق آدم ثمَّ مسح ظَهره بِيَمِينِهِ فأستخرج مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلْجَنَّةِ وَبِعَمَلِ أهل الْجنَّة يعْملُونَ ثمَّ مسح ظَهره فَاسْتَخْرَجَ مِنْهُ ذُرِّيَّةً فَقَالَ خَلَقْتُ هَؤُلَاءِ لِلنَّارِ وبعمل أهل النَّار يعْملُونَ فَقَالَ رجل يَا رَسُول الله فَفِيمَ الْعَمَل يَا رَسُول الله قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللَّهَ إِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلْجَنَّةِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ الْجَنَّةِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ من أَعمال أهل الْجنَّة فيدخله الله الْجَنَّةَ وَإِذَا خَلَقَ الْعَبْدَ لِلنَّارِ اسْتَعْمَلَهُ بِعَمَلِ أَهْلِ النَّارِ حَتَّى يَمُوتَ عَلَى عَمَلٍ مِنْ أعمال أهل النَّار فيدخله الله النَّار» . رَوَاهُ مَالك وَالتِّرْمِذِيّ وَأَبُو دَاوُد

روایت ہے مسلم ابن یسار سے ۱؎ فرماتے ہیں کہ عمر ابن الخطاب سے آیت کے متعلق پوچھا گیا جب آپ کے رب نے اولاد آدم کی پیٹھوں سے ان کی ذریت نکالی ۲؎ الایۃ.حضرت عمر نے فرمایا کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا آپ سے یہ ہی سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اللہ نے حضرت آدم کو پیدا فرمایا پھر ان کی پیٹھ کو اپنے ہاتھ سے ملا ۳؎ تو اس سے ان کی اولاد نکلی ۴؎ تو فرمایا کہ انہیں میں نے جنت کی لیئے بنایا یہ جنتیوں کے کام کریں گے ۵؎ پھر ان کی پشت ملی تو اس سے اولاد نکلی ۶؎ تو فرمایا انہیں میں نے آگ کے لیئے بنایا یہ لوگ دوزخیوں کے کام کریں گے ۷؎ ایک شخص بولا پھر عمل کا ہے میں رہا یارسول اللہ ۸؎ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یقینًا اللہ جس بندے کو جنت کے لیئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے جنتیوں کے کام لیتا ہے یہاں تک کہ وہ جنتیوں کے اعمال میں سے کسی عمل پر مرتا ہے اس بنا پر اسے داخل فرماتا ہے جنت میں ۹؎ اور جب بندے کو دوزخ کے لیئے پیدا فرماتا ہے تو اس سے دوزخیوں کے کام لیتا ہے ۱۰؎ تاآنکہ وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر مرتا ہے جس کی وجہ سے اسے دوزخ میں داخل فرماتا ہے ۱۱؎ (مالک،ترمذی،ابوداؤد)

۱؎ آپ جہنی ہیں،جلیل القدر تابعی ہیں،اولیائے کاملین میں سے ہیں،۱۰۰ھ میں آپ کا انتقال ہوا،حضرت عمر فاروق سے آپ کی ملاقات نہیں ہوئی،آپ تک یہ حدیث پہنچی ہے۔

۲؎ کہ اس کا مطلب کیا ہے اور اس نکالنے کی نوعیت کیا تھی۔

۳؎ یہ عبارت متشابہات میں سے ہے یعنی ان کی پشت مبارک پر توجہ قدرت فرمائی ورنہ رب ہاتھ کے ظاہری معنے اور داہنے بائیں سے پاک ہے،نطفہ مرد کی پیٹھ میں رہتا ہے،اس لیے توجہ پشت پر فرمائی گئی۔